

# حوالہ نہ ہار دو آگے بڑھو منزل اب کے دور نہیں

12

معانی	الفاظ	معانی	الفاظ
مرکز، وسط، درمیان	سنتر	کونے کونے (تہائی)	گوشے گوشے
واقفیت، علم، واقف کاری	آگاہی	بے شمار، انگٹ	الاعداد
وہ خم جو جسم کی داخلی یا خارجی سطح پر ہمیشہ رہتا ہے	ناسور	وجود، مجسمہ	پیکر
ستم گر، بے رحم، ظالم	سفاک	جان پیدا کرنے والا خدا	جال آفریں
چال بازی، شرط، کسی کھیل کی چال	دواپر گانا	صد مہ پہنچانے والا واقعہ، حادثہ	سانحہ
چھاڑنے والوں، خونخوار	درندوں	ڈر، خوف، خطرہ	دہشت
ظاہر، کھلا ہوا، نمودار	عیاں	قریب قریب، ملتا جلتا، مشابہ	لگ بھگ
بے جان، نامناسب، بے انصافی سے	ناحق	آن سو بر سانے والا، رونے والا	اشکبار
ناز، گھمنڈ، غرور	فخر	محنت، ریاضتیں، دکھ تکلیفیں	مشقتیں
ہل چل، گھبراہٹ، کھلبی	افرالفری	انتخاب کیا گیا، چنا گیا، چھانٹا گیا	منتخب
کسی بات کو رعایت سے جائز رکھنا، بھلانی، اچھا طرزِ عمل	رواداری	بازگشت، شور، گرج	گونج
نظریہ کی جمع، مسائل فکری، اصول، قاعدے	نظريات	بے علمی، تکرار، بے وقوفی	جهالت
بطور عمل، حقیقت میں، عملی طور پر	عملما	گرد و پیش، آس پاس، اردو گرد	گردونواح
وطن سے محبت کرنے والا، وطن کا وفادار	محب الوطن	شک کیا گیا / مشتبہ	مشکوک
بلا امتیاز سب کو مارڈا لنا	قتل عام	جس کا کوئی مالک نہ ہو، لاولد، حقدار نہ ہو	لاوارث
عزت کی نگاہ سے / عزت کرنا	قدرتی نگاہ سے	اتفاقی، اچانک	ناگہانی
جز اکھیر نا، بتاہ کرنا، بر باد کرنا، بخ کنی کرنا	جز سے اکھڑنا	حافظت، سلامتی، بچاؤ	سیکورٹی
تعین کیا ہوا، مقرر کیا ہوا، کسی کام پر لگایا ہوا	متین	رسم کے طور پر / منایا جانے والا خوشی کا دن جشن مثلاً دیوالی، ہولی وغیر	تہوار



## خلاصہ

ہم نے طین عزیز پاکستان کو بڑی قربانیاں دے کر بنایا ہے اس سرزی میں پر بننے والے سب ایک قوم ہیں اور انشاء اللہ ایک ہی رہیں گے۔ کوئی بھی پاکستانیوں کے حوصلے پست نہیں کر سکتا ہے، ہم کسی کو ایسا کرنے کی اجازت دیں گے پاکستان کے گوشے گوشے میں لا تعداد کہنا یاں بکھری پڑی ہیں آئے آج ہم آپ کو پاکستان کے ایک قبصے میں رہنے والی ایک بہادر ماں کی مثال دیتے ہیں۔

ہمارا قبصے کا ایک مشہور و معروف نام ”بی جان“ بہادری اور دلیری کا پیکر ہیں۔ وہ اس نام کی حقدار اس لیے ہیں کہ وہ ایک شہید کی بیٹی، شہید کی بیوی اور شہید کی ماں ہیں۔ بی جان ہمیشہ پر عزم رہتیں، ہر کوئی انھیں قدر کی نگاہ سے دیکھتا تھا کیونکہ وہ ہر کسی کی ضرورت کا خیال رکھتیں اور قبصے کے لوگوں کے مسائل کو حل کرتی تھیں اور دوسرا کے دکھنکھے میں شریک ہوتیں۔

ایک دن وہ اپنے کمرے میں آ رام کری پر برا جمان تھیں کہ اچانک ٹیلی ویژن پر آنے والی خبر سن کر پریشان ہو گئیں یہ خبر اس دردناک واقعہ سے متعلق تھی جو آج تک کسی نے روئے زمین پر نہ دیکھا تھا اس خبر میں سانحہ پشاور دکھایا جا رہا تھا جس میں دہشت گروں نے ذیڑھ سو کے قریب قریب معصوم بچوں، اساتذہ اور گارڈز کو شہید کر دیا تھا۔ ساری دنیا تر پ اٹھی اور ہر آنکھ اشکبار تھی جس سے ”بی جان“ کے زخم پھر سے ہرے ہو گئے کیونکہ شہداء میں انھیں اپنا بیٹا احمد نظر آ رہا تھا جو ایک بم دھماکے میں زخمیوں کی مدد کرتے ہوئے شہید ہوا تھا جس کو انھوں نے بڑی مشقتوں سے پالا تھا، ایف۔ اے کے بعد احمد اپنے نانا اور والد کی طرح فوج میں بطور آفسر منتخب ہو گیا جب اُس نے ”کا کول اکیڈمی“، ”ایبٹ آباد“ کے لیے روانہ ہونا تھا، وہ اپنی چیزیں لینے کے لیے مارکیٹ گیا جہاں بم کا دھماکا ہو گیا ہر طرف افراد تفری پھیل گئی۔ احمد نے اپنی چیزوں کو چھوڑ کر بڑی بہادری اور دلیری سے زخمیوں کی مدد کرنے لگا فارغ ہونے کے بعد جیسے ہی پلٹا تو ایک عورت کی مدد کرنا ہی چاہتا تھا کہ ایک زوردار دھماکا ہوا اور احمد بھی اُس کی زد میں آ گیا ”بی جان“ کو جب معلوم ہوا کہ اُن کا بیٹا بڑی بہادری سے انسانی جانوں کو بچاتے ہوئے شہید ہو گیا ہے تو اُن کا سر فخر سے بلند ہو گیا مگر موتا کو سکون نہیں ملتا تھا، وہ بار بار اپنے آپ اور معاشرے سے سوال کرتیں کہ یہ کیسے دشمن ہیں جو کالی بھیزوں کی طرح ہمارے اندر چھپے ہوئے ہیں؟ ہم اُن کو کیسے بچائیں؟ ان کے ارادے کیا ہیں؟ وہ ایسا کیوں کر رہے ہیں؟ اپنے بچے اور اس جیسے ناحق شہید لوگوں کو خون کن ہاتھوں پر تلاش کروں؟

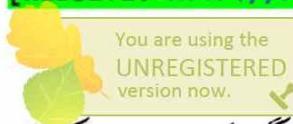
سانحہ پشاور کے بعد وہ اس نتیجے پر پہنچ گئیں کہ دردناکوں کا اصل مقصد کیا ہے اور وہ کیا چاہتے ہیں اچانک اُن کے کانوں میں ملی ترانے کی

یہ آواز آئی:

حوالہ نہ ہارو آگے بڑھو، منزل اب کے دو نہیں

ساری رات سوچنے اور صبح کی نماز پڑھنے کے بعد آخرا رہا ایک فیصلے پر پہنچ گئیں۔ انھوں نے تمام قبصے کے لوگوں کو جمع کر کے مشورہ کیا اور بولیں: اب وقت آ گیا ہے کہ دہشت گروں کی پیچان قوم کے تمام افراد کو کرنا ہے۔ دہشت گرد میں تعلیم سے دور رکھنا چاہتے ہیں اور جہالت سے بڑی کوئی لعنت نہیں۔ ہمیں دہشت گردی کا مقابلہ کر کے اپنی قوم کو جہالت کے اندھیروں سے نکالنا ہے۔

علم کے راستے کی ہر رکاوٹ دور کرنا ہے۔ پہلی میں کرتی ہوں اور اس کام کے لیے اپنے گھر کو۔ آ گا ہی سنٹر، بناتی ہوں۔ جو دوسرا مردوخاتین کو ناگہانی حالات سے مقابلہ کرنے کے لیے ہر طرح کی ضروری معلومات دے گا تاہم انفرادی طور پر ہم یہ کر سکتے ہیں۔ اپنے علاقے کا تحفظ یقینی بنائیں، مشکلوں افراد کی پولیس کو اطلاع دیں، ہر فرد کی چینگ کریں، ایم جسی فون نمبر نمایاں جگہ پر لگائیں، لاوارث چیزوں کی اطلاع دیں، کرایہ دار رکھنے میں ممتاز ہو جائیں۔ ہر علاقے میں آ گا ہی سنٹر کا قیام لازمی ہو، تربیت یافتہ لوگ آگے بڑھیں مثلاً رینیار فوجی، پولیس وغیرہ۔ دہشت گردی اور قتل عام سے ڈر کر خاموشی اختیار کرنا بڑی ہے، اس ظلم کے خلاف ہر سطح پر آواز بلند کر کے ہمیں زندہ ہونے کا ثبوت دینا ہو گا اگرچہ حکومت دہشت گروں سے نہیں کے ضروری اقدامات اٹھا رہی ہے۔ تاہم پھر بھی اس امر کی ضرورت ہے کہ اپنی مدد آپ کے تحت کیا کر سکتے ہیں۔ اس سلسلے میں مندرجہ ذیل اصولوں پر عمل کرنا ہو گا:



اپنے گھر یا ماحول کو بہتر بنانا ہوگا۔ قول و فعل سے تضاد ختم کرنا ہوگا۔ ہمایوں سے بہتر تعلقات بنانے ہوں گے۔ ایک دوسرے کے عقائد و نظریات کا احترام کرنا ہوگا۔ پاکستانیوں کی جان و مال کا تحفظ۔ محبت اور رواداری کے جذبات کا فروغ، مذہبی آزادی کا خیال رکھنا۔ غیر ذمہ دار افراد کے خلاف مناسب کارروائی کرنی ہوگی۔

امید ہے کہ اگر ہم اپنی مدد آپ کے تحت اپنے اپنے محلے، قصبے اور ناؤں کی سطح پر کام کریں تو یقیناً ہم دہشت گردی کی لعنت کو جسے اکھاڑنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

اقتباس:

ہم نے اپنے پیارے وطن پاکستان کو بڑی قربانیاں دے کر بیایا ہے۔ اس سر زمین پر رہنے والے سب لوگ ایک قوم ہیں اور انشاء اللہ ایک رہیں گے۔ کوئی بھی اس قوم کے حوصلے پست نہیں کر سکتا اور نہ ہی ہم کسی کو ایسا کرنے کی اجازت دیں گے۔ پاکستان کے گوشے گوشے میں اس کی خاطر قربان ہونے والوں کی لا تعداد کہانیاں بکھری پڑی ہیں۔

**سبق کا عنوان:** حوصلہ نہ ہارو آگے بڑھو منزل اب کے دور نہیں

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
نثار	قربان	نشیب، نیچا	پست	گوشہ
وطن، خطہ	سر زمین	کونہ		

### سیاق و سبق:

یہ نشر پارہ سبق کے آغاز سے لیا گیا ہے۔ سبق میں بتایا گیا ہے کہ پاکستان بڑی قربانیوں کے بعد حاصل ہوا ہے۔ ہمارے حوصلے بلند رہیں گے۔ بی جان بہادری اور دلیری کا پیکر ہیں۔ وہ شہید کی بیوہ، بیٹی اور ماں ہیں۔ سانحہ پشاور کی خبر سن کر پریشان ہو گئیں۔ ان کا بیٹا بھی اس سے قبل ایک دھماکے میں شہید ہو گیا تھا۔ انھوں نے قصبے کے تمام لوگوں کو اپنی مدد آپ کے تحت دہشت گروں سے مقابلے کی تعلیم و تربیت دی۔

**تشریح:** پاکستان بے مثال محنت اور بڑی قربانیوں کے بعد بنائے ہے۔ یہاں کے رہنے والے ایک قوم ہیں۔ سندھی، بلوچی، پنجابی، پختہان پاک پرچم کے نیچے ایک قوم ہیں۔ گروہ بندی اور فرقہ واریت اخیس تقسیم نہیں کر سکتی۔ سب پاکستانی یکجہت اور یکجاں ہیں۔ اندر وونی اور بیرونی دشمن ان کے حوصلے پست نہیں کر سکتے۔ ہمارے بے راہ رو خوار جہاں یا بیرونی ای جنسیاں را اور این ڈی ایس ہوں پاکستانی قوم کے عزم کو استقلال کو متزلزل نہیں کر سکتیں۔ پاکستان کے گوشے گوشے کے لوگ اس وطن پر جان نچاہو کرنے کے لیے ہمہ وقت تیار ہیں۔ وطن کے ہر گوشے میں موجود شہدا کی کہانیاں اس بات کی شاہد ہیں کہ ہمیں خون دل دے کر ریخ وطن نکھارنا آتا ہے اور وطن کی حرمت پر کٹ مرنا آتا ہے۔ پاکستان کے دشمن جان لیں کہ پاکستان ہمیشہ کیلئے بنائے ہے۔

### مشقی سوالات

۱۔ سبق کے متن کو سامنے رکھ کر درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں:

۲۔ آپ اپنے سکول میں دہشت گردی کی روک تھام کے لیے کیا کر سکتے ہیں؟

**جواب:** بحیثیت طالب علم اپنے سکولوں کے گرونوں اور ناظر رکھیں نیز مشکوک شخص، چیز اور لا اور ث سامان پر بھی نظر رکھیں۔ سکول کے اوقات کار میں کسی بھی اجنبی شخص کو بغیر تحقیق سکول کی طرف نہ آنے دیں

۳۔ ایک دکاندار اپنے علاقے میں کس طرح دہشت گردی کی روک تھام میں معاونت کر سکتا ہے؟

**جواب:** ہر محلے اور قصبے یا گاؤں کے دکاندار اپنی دکان کھونے سے پہلے اور دگدھ کا جائزہ لیں کہ کوئی مشکوک چیز مثلاً سائکل، موٹر سائکل یا گاڑی وغیرہ لا اور ث تو نہیں کھڑی اگر ہے تو فوراً اطلاع دیں۔ اس طرح دکاندار اپنے علاقے میں دہشت گردی کی روک تھام میں معاونت کر سکتا ہے۔

iii) لوگوں کو دہشت گردی سے نمٹنے کے لیے اپنی مدد آپ کے تخت کیا کرنا چاہیے؟

جواب: دہشت گردی اور قتل عام سے ڈر کر خاموشی اختیار کرنے کی بجائے اس ظلم کے خلاف ہر طبق پر آواز بلند کر کے ہمیں اپنے زندہ ہونے کا ثبوت دینا ہوگا۔ اگرچہ حکومت ان سے نہنے کے لیے ضروری اقدامات اٹھا رہی ہے۔ تاہم پھر بھی ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ ہم اپنی مدد اپ کے تحت کیا کر سکتے ہیں، ہمیں مندرجہ میں اصولوں عمل کرنا ہوگا۔

- گھریلو ماحول کو بہتر بنانے کے لئے ملکہ دوسروں کی بھی مدد کر سکیں۔ آگاہی سنٹر کے دوسروں کے بڑے مقاصد مندرجہ ذیل ہیں:

iv- جواب: محلے میں وہشت گردی کے حوالے سے ”آگاہی سنٹر“ کے قیام کے کیا مقاصد ہو سکتے ہیں؟

جواب: محلے میں ”آگاہی سنٹر“ کا سب سے بڑا مقصد مردوخاتین کو ناگہانی حالات سے انفرادی اور اجتماعی طور پر تیار کرنا ہے تاکہ حالات میں نہ صرف خود مقابلہ کر سکیں بلکہ دوسروں کی بھی مدد کر سکیں۔ آگاہی سنٹر کے دوسروں کے بڑے مقاصد مندرجہ ذیل ہیں:

  - ☆ اخلاقی ذمہ داریوں کا احساس دلا کر
  - ☆ زندگی کے تمام شعبہ جات میں قول فعل کا تضاد ختم کر کے
  - ☆ ایک دوسرے کے دکھ درد میں عملاء شریک ہو کر
  - ☆ ہمسایوں سے بہتر تعلقات بنانے کے
  - ☆ ایک دوسرے کے نظریات و عقائد کا احترام کر کے
  - ☆ پاکستانیوں کے جان و مال کو محفوظ بنانے کے
  - ☆ آپس میں محبت اور رواداری اور برداشت کے جذبات کو فروغ دے کر
  - ☆ تمام مذاہب کا احترام کر کے
  - ☆ ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہو کر
  - ☆ غریبوں کی مدد کر کے
  - ☆ سیکیورٹی مخالفوں کی اپنے فرائض سے غفلت کرتے توجہ سے چیک کر کے
  - ☆ وہشت گردی کو روکنے کے لیے کراپیے داروں کے لیے ضروری معیار مختصر آبیان کریں۔

۷۔ محلے میں دھشت گردی کے حوالے سے ”آگاہی سنٹر“ کے قیام کے کیا مقاصد ہو سکتے ہیں؟

**جواب:** محلے میں ”آگاہی سنٹر“ کا سب سے بڑا مقصد مردوخواتین کو ناگہانی حالات سے انفرادی اور اجتماعی طور پر تیار کرتا ہے تاکہ وہ مشکل حالات میں نہ صرف خود مقابلہ کر سکیں بلکہ دوسروں کی بھی مدد کر سکیں۔ آگاہی سنٹر کے دوسرے بڑے مقاصد مندرجہ ذیل ہیں:

- |                                    |   |  |   |
|------------------------------------|---|--|---|
| علم کے راستے کی تمام رکاویں دور کر | ☆ | تمام قوم متحد ہو جائے اس کی تعلیم دیں۔ | ☆ |
| تربيت یافتہ افراد کو آگے لانا۔     | ☆ | تعلیم کو عام کرنا۔                     | ☆ |
| اک دوسرے کی مدد کرنا۔              | ☆ | چہالت کو دور کرنا۔                     | ☆ |
| لوگوں کو روزگار فراہم کرنا۔        | ☆ | علم کی روشنی کو پھیلانا۔               | ☆ |

مختصر سوالات:- 2

**سوال۔** ”نی جان،“ کون تھیں؟

**جواب:** ہمارے محلے میں ”بی جان“ پور قبے کا ایک جانا پچانا نام، بی جان انتہائی بہادر اور دلیری کا پیکر تھیں۔

**سوال۔** ”لی جان“ کے خاندان میں کون کون شہید ہوا تھا؟

**جواب:** لی جان کے والد محترم، شوہر اور بیٹا احمد شہید ہوا تھا۔

**سوال۔** ”بی جان“ لوگوں میں کس حیثیت سے پہچانی جاتی ہیں؟

**جواب:** ان کو ہر کوئی قدر منزلت کی نگاہ سے دیکھتا تھا۔ وہ دوسروں کی ضروریات کا خیال رکھتیں اور لوگوں کے مسائل حل کرنے میں ان کی مدد کرتیں تھیں۔



**سوال۔** سانحہ پشاور میں ہونے والی دہشت گردی میں کتنے بچے اور لوگ شہید ہوئے؟  
**جواب:** 16 دسمبر 2014ء میں پشاور میں (آرمی پلک سکول) (اے پی ایس) میں تقریباً ڈیڑھ سو کے قریب طلباء، اساتذہ اور سیکیورٹی گارڈ شہید ہوئے۔

**سوال۔** ”بی جان“ کے بیٹے احمد کو آرمی میں کیا منتخب کیا گیا؟  
**جواب:** بی جان نے اپنے بیٹے کو دن رات کی مشقتیں جھیل کر پالا تھا مغض اس خواب کو آنکھوں میں لیے کہ وہ اپنے نانا، باپ کی طرح فوج میں جائے گا آخر وہ دن آگیا جب ان کا بیٹا احمد ایف۔ اے کے بعد فوج میں بطور آفسر منتخب کر لیا گیا۔

**سوال۔** احمد کو کہاں روانہ ہوتا تھا؟  
**جواب:** احمد کو کاکول اکیڈمی، ایبٹ آباد کے لیے روانہ ہونا تھا جہاں اُسے تربیت دی جاتی تھی۔  
**سوال۔** دھماکے کے بعد احمد نے کیا کیا؟

**جواب:** دھماکے کے بعد احمد نے اپنی ہر چیز وہیں چھوڑ دی اور بڑی بہادری اور حوصلہ مندی سے دوسروں کے ساتھ مل کر جلدی جلدی زخمیوں کو اٹھا کر ایسا بولینس میں ڈالنے لگا۔

**سوال۔** بی جان کا سرفراز سے کیوں بلند ہوا؟  
**جواب:** بی جان کو جب معلوم ہوا کہ ان کا بیٹا بڑی بہادری سے انسانی جانوں کو بچاتے ہوئے شہید ہوا تو ان کا سرفراز سے بلند ہو گیا مگر مرتا کو سکون نہیں ملتا تھا۔

**سوال۔** ”بی جان“ اپنے آپ اور معاشرے سے کیا سوال کرتیں تھیں؟  
**جواب:** وہ بار بار اپنے آپ اور معاشرے سے سوال کرتیں کہ یہ کیسے دشمن ہیں جو کمالی بھیڑوں کی طرح ہمارے اندر چھپے ہوئے ہیں؟ ہم ان کو کیسے پہچانیں؟

**سوال۔** سانحہ پشاور کا اصل مقصد کیا تھا؟  
**جواب:** سانحہ پشاور میں دہشت گردوں کا اصل مقصد یہ تھا کہ وہ پاکستانی قوم کو علم کی روشنی سے دور رکھنا چاہتے تھے۔

**سوال۔** ”بی جان“ کے کانوں میں کون سے ملی ترانے کی آواز آئی؟  
**جواب:** حوصلہ نہ ہارو آگے بڑھو، منزل اب کے دور نہیں

**سوال۔** ”بی جان“ نے کیا فیصلہ کیا؟  
**جواب:** ساری رات سوچنے کے بعد اگلی صبح اپنے قبیلے کے لوگوں کو جمع کیا اور مشورے کے بعد انہوں نے لوگوں پر دہشت گردی سے بچنے کے لیے لوگوں میں شور بیدار کرنے کی کوشش کی اور دہشت گردوں کے مقاصد کو واضح کیا جو قوم کو علم کی روشنی سے محروم رکھنا چاہتے ہیں۔

**سوال۔** ”بی جان“ نے دہشت گردی کے خلاف عملی قدم کیا اٹھایا؟  
**جواب:** انہوں نے کہا! سب سے پہلے پہل میں کرتی ہوں اور اس کام کے لیے اپنے گھر میں ایک ”آ گاہی سنٹر“ بناتی ہوں۔ جو دوسرے مردوں خواتین کو ناگہانی حالات سے مقابلہ کرنے کے لیے ہر طرح ضروری معلومات دے گا۔

**سوال۔** دہشت گردی سے بچاؤ کے لیے سکولوں کا اپنی مدد آپ کے تحت کیا کردار ہونا چاہیے؟  
**جواب:** اپنے محلے، قبیلے اور ثانوں کی سطح پر اپنی مدد آپ کے تحت سکولوں کی تعمیر و مرمت کا کام کرنے کی کوشش کریں جن سکولوں میں مناسب چار دیواری نہیں انہیں بنانے کی کوشش کریں۔



سوال۔ ایم جنپی فون نمبرز کے بورڈ محلے میں کس جگہ پر لگانے چاہئیں؟

جواب: ایم جنپی سے نمٹنے کے لیے کن اہم فون نمبرز پر رابطہ کرنا ہے اس کا بورڈ تقریباً ہر محلے میں نمایاں جگہ پر لگائیں۔

سوال۔ "آگاہی سنسڑز" کیسے لوگوں کو آگے آتا چاہیے؟

جواب: ہر محلے اور قصبے میں ایسے آگاہی سنسڑ ہوں جو لوگوں کو ناگہانی حالات سے نمٹنے کے لیے ضروری ہدایات اور تربیت دیں اس سلسلے میں تربیت یافتہ لوگ آگے بڑھیں مثلاً ریٹارڈ فوجی، پولیس کے آفیسرز اور شہری دفاع کے تربیت یافتہ لوگ، رضاکار وغیرہ۔

سوال۔ دہشت گردی سے نمٹنے کے لیے ہم اپنے بچوں کو کس طرح تربیت دے سکتے ہیں؟

جواب: دہشت گردی سے نمٹنے کے لیے ہمیں اپنے گھر یا ماحول کو بہتر بنانا ہو گا تاکہ بچوں کو محبت الوطن اور باعمل انسان بناسکیں اور وہ معاشرے میں ذمہ دار شہری کی حیثیت سے اپنے فرائض سرانجام دے سکیں۔

سوال۔ گھر یا سطح پر سب سے زیادہ اہم ضرورت کیا ہے؟

جواب: بچوں کو گھر یا سطح پر ہی ایک دوسرے کا احترام سکھانے کی کوشش تیز کرنا ہو گی اور ہمیں خود بھی اس کی عملی تصویر بنانا ہو گی۔ اپنے قول فعل کے تضاد کو ختم کرنا ہو گا۔

سوال۔ ہمسایوں کے ساتھ کیسا طرز عمل اختیار کرنا چاہیے؟

جواب: ہمیں ایک دوسرے کے نظریات اور عقائد کا اتنا ہی احترام کرنا ہو گا جتنا ہم اپنے نظریات و عقائد کا کرتے ہیں نظریاتی اختلاف بڑی مشکلات کا پیش خیمه ہوتا ہے نظریاتی اختلاف ہی بڑی بڑی جنگوں کو موجب بنتا ہے پاک بھارت دشمنی صرف نظریات اختلاف کی وجہ سے ہے۔

سوال۔ آپس میں کس چیز کو فروغ دینے کی ضرورت ہے؟

جواب: آپس میں محبت، رواداری اور برداشت کے جذبات کو فروغ دینا ہو گا دہشت گردی کی ایک اہم وجہ قوت برداشت کی کمی ہے آج کوئی فرقہ، کوئی مذہب اور قوم ایک دوسرے کو برداشت نہیں کرنا چاہتی۔

سوال۔ بھیثیت پاکستانی ہمارا فرض کیا ہے؟

جواب: پاکستانی ہونے کی حیثیت سے، ہم سب پر فرض ہے کہ ہم ہر پاکستانی کی جان و مال کو محفوظ بنائیں اور اس بات کا خصوصی خیال رکھیں کہ تمام محلوں اور قبیلوں میں موجود مختلف مذاہب کے مانے والے اپنے اپنے عقائد کے مطابق اپنی مذہبی عبادات اور ہمارا من و مکون کے ساتھ مناسکیں۔

سوال۔ بھیثیت انسان ہمارا کیا فرض ہے؟

جواب: بنی نوع انسان کی حیثیت سے ہمارا فرض ہے کہ ہر کوئی ایک دوسرے کی خوشی اور غم میں آگے بڑھ چڑھ کر حصہ لے۔

سوال۔ امداد بھی کیوں ضروری ہے؟

جواب: امداد بھی کسی بھی معاشرے کی اہم ضرورت ہے۔ غریبوں اور ضرورتمندوں کی ہر ممکن مدد کرنے کی کوشش کریں تاکہ لوگ غربت کی وجہ سے براپیوں کی طرف اور غیر اخلاقی سرگرمیوں میں ملوث نہ ہوں۔

سوال۔ سیکورٹی اگلاط کی نشاندہی آپ کی اخلاقی ذمہ داری ہے وضاحت کریں۔

جواب: یاد کیے! کہ جب آپ کسی ایک جگہ پر جائیں جہاں کی سیکورٹی پر لوگ متعین ہوں مگر اپنے فرض سے غفلت کرتے ہوئے آپ کو توجہ سے چیک نہ کریں تو انہیں ایسا کرنے سے منع کریں ساتھ ہی مکنہ حادثات اور دوسروں کی جان محفوظ کرنے کے لیے ان کی غفلت کی اطلاع متعلقہ لوگوں کو ضرور دیں ایسا کرنے سے ہم یقیناً خطرناک حادثات سے نج سکتے ہیں۔





x - کا کوں اکیڈمی واقع ہے:

- (A) ✓ ایبٹ آباد (B) مظفر آباد (C) ننھیاگلی (D) گھوڑاگلی

3 - مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پر کریں:

(1717، چھان میں، 16 دسمبر 2014ء، ایبٹ آباد)

a - سانحہ پشاور 16 دسمبر 2014ء کو ہوا۔

ii - ملٹری اکیڈمی کا کوں ایبٹ آباد میں واقع ہے۔

iii - ہمیں محلے اور قصبے میں داخل ہونے والے ہر اجنبی شخص کی چھان میں کرنی چاہیے۔

iv - کسی پراسرار گرمی کی فوری اطلاع 1717 پر دینی چاہیے۔

4 - درست جملے کے سامنے (✓) اور غلط جملے کے سامنے (X) کا نشان لگائیں:

i - (✓) جہالت سب سے بڑی لعنت ہے۔

ii - (X) ہمیں اپنے محلے میں داخل ہونے والے اجنبی شخص کی چھان میں نہیں کرنی چاہیے۔

iii - (✓) ایم جنسی سے نہیں کے لیے 1717 پر اطلاع دی جاتی ہے۔

iv - (✓) کراہیہ دار رکھتے ہوئے متعلقہ تھانوں میں ان کے شاخنی کارڈ کا اندر اراج لازمی کروانا چاہیے۔

v - (✓) ہمیں ایک دوسرے کے عقائد اور نظریات کا احترام کرنا چاہیے۔

5 - درج ذیل الفاظ کی مدد سے ایسے جملے بنائیں جو ان کا معہوم واضح کر دیں:

نمبر شمار	الفاظ	جملے
i	افراتفری	بم دھماکے کے وقت ہر طرف افراتفری پھیل گئی۔
ii	جهالت	اپنی مدد آپ کے تحت نفرت اور جہالت کو ختم کر کے دہشت گردی سے چھوٹکارا پایا جاسکتا ہے۔
iii	مشکوک	اپنے گلی اور محلے میں بھی مشکوک افراد کی چھان میں کرنی چاہیے۔
iv	محبت وطن	محبت وطن لوگ ہی ہمیشہ قوم و ملک کی ترقی کے لیے کام کرتے ہیں۔
v	عقائد	ہمیں دوسروں کے عقائد و نظریات کا اُسی طرح احترام کرنا چاہیے جتنا ہم اپنے نظریات و عقائد کا کرتے ہیں۔
vi	غفلت	انسان کو غفلت کی نیند سے جگانے کے لیے ذوق آگی دینا بہت ضروری ہے۔

دہشت گردی سے نہیں کے لیے اپنی مدد آپ کے تحت مندرجہ ذیل اصولوں پر عمل کیا جانا چاہیے۔ دہشت گردی اور قتل عام سے ڈر کر خاموشی اختیار کرنے کی بجائے اس ظلم کے خلاف اعلان جنگ کرنے کی ضرورت ہے ملکی میں الاقوامی اور سفارتی سطح پر ہمیں زندہ ہونے کا ثبوت دینا ہوگا اگرچہ حکومت اس سلسلے میں دہشت گردی سے نہیں کے لیے ضروری اور عملی اقدامات اٹھا رہی ہے ذمہ داری شہری ہونے کی حیثیت سے حکومت کا ساتھ دینا ناگزیر ہے۔



## اہم اصول:

- ☆ ہمیں اپنے گھر یا ماحول کو بہتر بنانا ہو گا تاکہ بچوں کو محبت الوطن اور باعمل انسان بنائیں۔
- ☆ بچوں کو گھر یا سطح پر ہی ایک دوسرے کا احترام سکھانے کی کوشش تیز کرنا ہو گی اور ہمیں خود اس کی عملی تصویر بنانا ہو گی۔
- ☆ ہمیں اپنے ہمسایوں سے تعلقات بہتر بنانے ہو نگے اور دوسرے کے دکھ درد میں عملاء شریک نہ ہو گا۔
- ☆ ہمیں ایک دوسرے کے نظریات اور عقائد کا اتنا ہی احترام کرنا ہو گا جتنا ہم اپنے نظریات و عقائد کا کرتے ہیں۔
- ☆ آپس میں محبت، رواہاری اور برداشت کے جذبات کو فروغ دینا ہو گا۔
- ☆ بحیثیت پاکستانی ہم سب پر فرض ہے کہ ہم ہر پاکستانی کے جان و مال کو محفوظ بنائیں اور اس بات کا خصوصی خیال رکھیں کہ تمام مخلوقوں اور قبیلوں میں موجود مختلف مذاہب کے ماننے والے اپنے اپنے عقائد کے مطابق اپنی مذہبی عبادات اور تہوار امن و سکون کے ساتھ مناسکیں۔
- ☆ ہر کوئی ایک دوسرے کی خوشی اور غم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے۔
- ☆ غریبوں اور ضرورتمندوں کی ہر ممکن مدد کرنے کی کوشش کریں۔
- ☆ یاد رکھیے! کہ جب کبھی آپ کسی ایسی جگہ پر جائیں جہاں سیکورٹی پر لوگ معین نہ ہوں مگر اپنے فرض سے غفلت کرتے ہوئے آپ کو توجہ سے چیک نہ کریں تو انھیں ایسا کرنے سے منع کریں ساتھ ہی مکانہ حادثات اور دوسروں کی جان محفوظ کرنے کے لیے ان کی غفلت کی اطلاع متعلقہ لوگوں کو ضرور دیں ایسا کرنے سے ہم یقیناً خطرناک حادثات سے بچ سکتے ہیں۔
- ☆ مجھے امید ہے کہ اگر ہم اپنی مدد آپ کے تحت اپنے اپنے محلے، قبے اور ناؤں کی سطح پر کام کریں تو یقیناً ہم دہشت گردی کی لعنت کو جڑ سے اکھاڑنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

# Free Ilm .Com



## شہدائے پشاور کے لئے ایک نظم (امجد اسلام امجد)

معانی	الفاظ	معانی	الفاظ
مہک	خوبصورت	بادشاہ کا بیٹا	شہزادہ
باغ، گشن	چمن	آنسوؤں سے بھرا ہوا، اشکبار	پُر نم
نہ مرنے والا	امر	رہنے والا، باشندہ	باسی

تشریع اشعار:

-1

تم زندہ ہو  
 جب تک دنیاباتی ہے، تم زندہ ہو  
 تم زندہ ہو  
 اے میرے وطن کے شہزادو تم زندہ ہو  
 خوبصورت روپ میں اے پھولو تم زندہ ہو

تشریع: شاعر امجد اسلام امجد شہدائے اے پی ایس پشاور کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میرے وطن کے بچے جو خوارج کے ہاتھوں بے دردی سے شہید کر دیئے گئے۔ ہماری یادوں، ہمارے خوابوں اور ہماری کہانیوں میں زندہ ہیں۔ شہید زندہ ہوتے ہیں۔ جیسا کہ قرآن میں کہا گیا ہے کہ ”جو اللہ کی راہ میں مارے جائیں انھیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم اس کا شعور نہیں رکھتے۔“ یہ بچے میرے وطن کا مستقبل تھے۔ میرے وطن کے شہزادے تھے۔ یہ ہمارے گلشن کے میکتے بچوں تھے جن کی خوبصورتی محسوس ہوتی رہے گی۔

-2

ہر ماں کی پُر نم آنکھوں میں۔ ہرباپ کے ٹوٹے خوابوں میں  
 ہر بہن کی ابھی سانسوں میں۔ ہر بھائی کی بکھری یادوں میں  
 تم زندہ ہو۔ تم زندہ ہو

تشریع: شاعر امجد اسلام امجد شہدائے اے پی ایس پشاور کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میرے وطن کے بچے جو خوارج کے ہاتھوں بے دردی سے شہید کر دیئے گئے، ہماری یادوں، ہمارے خوابوں اور ہماری کہانیوں میں زندہ ہیں۔ وہ ماوں کے لاذلے تھے، گھروں کے چڑاغ تھے، آنکھوں کا نور تھے۔ ان کا سفا کانہ قتل کروڑوں دلوں میں گھرے زخم دے گیا ہے۔ ماوں کے خواب ریزہ ریزہ ہو گئے۔ ہر ماں کی آنکھیں پُر نم تھیں۔ وہ ان آنکھوں میں تابندہ ہیں۔ یوں ان کے جانے سے ہرباپ کا خواب ٹوٹا تھا۔ لیکن ہرباپ کے خواب میں وہ زندہ ہیں۔ بہنیں بھائیوں کی محبت سے سرشار ہوتی ہیں۔ ہر بہن کی اشکبار آنکھوں اور ابھی سانسوں میں ان کی یاد ہے۔ بھائی بازو ہوتے ہیں۔ ہر بھائی کی بکھری یادوں میں وہ زندہ ہیں۔ جانے والوں کی یادوں جاتی ہے۔ شہید زندہ ہوتے ہیں وہ خوابوں اور یادوں میں ہمیشہ زندہ رہتے ہیں۔ شہدائے پشاور زندہ ہیں۔



ہم تم کو بھول نہیں سکتے۔ یاد ہی اب تو جیون ہے  
ہر دل میں تھماری خوبیوں ہے۔ ہر آنکھ تھمارا مسکن ہے  
تم زندہ ہو۔ تم زندہ ہو

**تشریح:** شاعر امجد اسلام امجد شہدائے اے پی ایس پشاور کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میرے وطن کے بچے جو خوارج کے ہاتھوں بے دردی سے شہید کر دیے گئے۔ ہماری یادوں، ہمارے خوابوں اور ہماری کہانیوں میں زندہ ہیں۔ انھیں بھلانا ممکن نہیں۔ جس بے رحمی سے انھیں شہید کیا گیا فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ وہ سب وطن کا مستقبل تھے۔ اس لگشناں وطن کے مہکتے پھول تھے۔ ہر ماں، ہر باپ ان کی یادوں کے سہارے زندہ رہے گا۔ یہ یاد زندگی ہے۔ ہر دل میں ان کا درد ہے اور ہر آنکھ ان کے لئے پرنم ہے۔

-4

جن کو بھی شہادت مل جائے۔ وہ لوگ امر ہو جاتے ہیں  
یادوں کے چن میں کھلتے ہیں۔ خوبیوں کا سفر ہو جاتے ہیں  
تم بچے نہیں ہو روشن ہو  
ہر دل کی تم ہی دھڑکن ہو  
تم زندہ ہو۔ تم زندہ ہو

**تشریح:** شاعر امجد اسلام امجد شہدائے اے پی ایس پشاور کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میرے وطن کے بچے جو خوارج کے ہاتھوں بے دردی سے شہید کر دیے گئے۔ ہماری یادوں، ہمارے خوابوں اور ہماری کہانیوں میں زندہ ہیں۔ جو اللہ کی راہ میں مارے جائیں وہ زندہ ہوتے ہیں۔ جن کو شہادت ملے وہ درخشنده کہانیوں اور یادوں میں زندہ رہتے ہیں۔ ان کا ذکر آنے والی شیلیں کرتی ہیں۔ ان کی یاد ہر دل کو نیا جذبہ عطا کرتی ہے۔ ان سے یادوں کے چن کھلتے ہیں۔ ان کی بہادری اور قربانی کی خوبیوں کوئی محسوس کرتا ہے۔

-5

## علم

# Free IIm.Com

کل تک تھے بس اپنے گھر کے باسی تم  
اب ہر اک گھر میں بستے ہو  
تم زندہ ہو

اے میرے وطن کے شہزادوں تم زندہ ہو  
خوبیوں کے روپ میں اے پھولو تم زندہ ہو  
جب تک دنیا باتی ہے تم زندہ ہو  
تم زندہ ہو

**تشریح:** شاعر امجد اسلام امجد شہدائے اے پی ایس پشاور کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میرے وطن کے بچے جو خوارج کے ہاتھوں بے دردی سے شہید کر دیے گئے۔ ہماری یادوں، ہمارے خوابوں اور ہماری کہانیوں میں زندہ ہیں۔ شاعر کہتا ہے کہ کل تک تم صرف اپنے گھر کے باسی تھے۔ سانحہ پشاور سے قبل تم اپنے والدین کے بیٹھے تھے۔ اب ہر گھر تمھیں اپنا بیٹا تصور کرتا ہے۔ اب تم تمام والدین کے بیٹھے ہو۔ کل تک تمھیں بس اپنے عزیز ہی جانتے تھے۔ اب پورا ملک تمھیں یاد کرتا ہے۔ ہر شخص کی پرنم آنکھوں، یادوں اور خوابوں میں تم زندہ ہو۔



خلاصہ:

جب تک دنیا باقی ہے شہدائے پشاور زندہ رہیں گے۔ یہ بچے وطن کے شہزادے، خوشبو کے روپ میں پھولتے ہیں۔ یہ ہر ماں کی پرمن آنکھوں، ہر باپ کے ٹوٹے خوابوں، ہر بہن کی الجھی سانسوں اور ہر بھائی کی کھڑی یادوں میں زندہ ہیں۔ یہ ہر آنکھ کا مرکز ہیں۔ جن کو شہادت ملتی ہے وہ امر ہو جاتے ہیں اور خوشبو کا سفر ہو جاتے ہیں۔ کل تک یہ اپنے گھر کے باسی تھے، اب ہر گھر میں بنتے ہیں۔ شہدائے پشاور زندہ ہیں۔

**مرکزی خیال**

شہدائے پشاور زندہ ہیں۔ ہر ماں باپ کی پرمن آنکھوں اور ٹوٹے خوابوں میں زندہ ہیں۔ ہر بہن ہر بھائی کی آنکھ ان کی یاد میں اشکبار ہے۔ کل تک یہ بچے اپنے گھر کے باسی تھے، اب ہر گھر میں بنتے ہیں۔ میرے وطن کے یہ شہزادے زندہ ہیں۔

### مختصر جوابات

(ا) شہدائے پشاور کون تھے؟

جواب: آرمی پلک سکول پشاور کے طلباء جودہ شست گردوں کے ہاتھوں شہید ہو گئے۔

(ب) جن کو شہادت ملے ان کا کیا رتبہ ہے؟

جواب: وہ لوگ امر ہو جاتے ہیں اور قرآن کے مطابق زندہ ہوتے ہیں لیکن ہم اس کا شعور نہیں رکھتے۔

(ج) یادوں کے چمن میں کون کھلتے ہیں؟

جواب: شہدا۔ وہ جو اللہ کی راہ میں مارے جاتے ہیں۔

(د) شہدائے پشاور کب تک زندہ رہیں گے؟

جواب: جب تک دنیا باقی ہے شہدائے پشاور زندہ رہیں گے۔

**کشیر الامتحانی سوالات**

- i. جب تک دنیا باقی ہے تم \_\_\_\_\_ ہوں۔  
 (A) امر (B) زندہ (C) تابندہ (D) درخشنده
- ii. یہ یادی اب تو ہے:  
 (A) جیون (B) زندگی (C) حقیقت (D) سرمایہ
- iii. کل تک تھے بس اپنے گھر کے تم:  
 (A) نواسی (B) رہائشی (C) باشندے (D) سورج
- iv. شہدائے پشاور خوشبو کے روپ میں ہیں:  
 (A) پھول (B) ستارے (C) چاند (D) سورج
- v. ہر دل کی تم ہی ہو:  
 (A) چمک (B) دمک (C) دھڑکن (D) جان

### جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار							
1	B	2	A	3	C	4	A	5	C